الواح الصنادید

جناب پروفیسر محمد اسلم، شعبۂ تاریخ پنجاب یونیورسٹی، لاہور

لاہور — راولپنڈی روڈ پر لاہور سے ۴۸ میل کے فاصلے پر لالہ موسیٰ ایک مشہور قصبہ ہے۔ قصبے میں داخل ہونے سے دو فرلانگ قبل سڑک کے دائیں کنارے ایک بورڈ نصب ہے جس پر تیر کا نشان بنا ہوا ہے اور اُس کے اوپر "آخری آرام گاہ ملکۂ موسیقی روشن آرا بیگم زوجہ چوہدری احمد خان" مرقوم ہے سڑک سے ذرا ہٹ کر ایک چھوٹے سے باغ میں ایک خوبصورت گنبد کے نیچے ملکۂ موسیقی اور اُن کے شوہر نامدار محوِ خواب ابدی ہیں۔

روشن آرا بیگم کا اصلی نام وحید النسا تھا اور وہ عبدالوحید خاں کی بیٹی اور استاد عبدالکریم خاں "سنگیت رتن" کی شاگردہ تھیں۔ مرحومہ موسیقی میں کیرانہ گھرانے کی نمایندگی کرتی تھیں اور خیال، ٹھمری اور میاں کی ملہار گانے میں خاص مہارت رکھتی تھیں۔ اُن کا انتقال ۵ر دسمبر ۱۹۸۲ء کو ۶۲ سال کی عمر میں ہوا۔ اُن کے لوحِ مزار پر یہ عبارت کندہ ہے:

یا اللہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا محمدؐ

قل ھو اللہ احد • اللہ الصمد • لم یلد ولم یولد •
ولم یکن لہ کفوًا احد •

مرقدِ ملکۂ موسیقی
روشن آرا بیگم زوجہ چوہدری احمد خاں مرحوم
تاریخ وفات ۱۸ر صفر المظفر ۱۴۰۳ھ
مطابق ۵ر دسمبر ۱۹۸۲ء

مثلِ ایوان سحر مرقد فروزاں ہو ترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا

چوہدری احمد خاں بمبئی پولیس میں ڈی ایس پی تھے اور وہیں ۱۹۴۲ء میں ان کا عقد روشن آرا بیگم سے ہوا تھا۔ چوہدری صاحب نے اپنی اہلیہ کے فن پر ایک کتاب بھی لکھی تھی۔ اُن کا انتقال ۲ر جولائی ۱۹۷۳ء کو ہوا تھا۔

مسلم ٹاؤن لاہور کے قبرستان میں مہر و سالک کی قبریں ہیں۔ جن دنوں میں نے سالک مرحوم کی قبر کا کتبہ نقل کر کے "برہان" میں شائع کروایا تھا، ان دنوں مہر کی قبر پر کتبہ نصب نہیں تھا۔ اب ان کی قبر پر کتبہ لگ گیا ہے اور اس کی عبارت یوں پڑھی جاتی ہے:

یا اللہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا محمدؐ

فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی

غلام رسول مہر

وفات

۱۶ر نومبر ۱۹۷۱ء

بھروسا ہے ترا اے جانِ کریمی
نہ ٹوٹے تیرا پیمانِ کریمی
جہاں میں دو سمندر بے کراں ہیں
مرے عصیاں تری شانِ کریمی

(مہر)

اسی قبرستان کے شمال مغربی گوشے میں پروفیسر سخاء اللہ امرتسری مدفون ہیں۔ اُن کے والد ماجد خواجہ احمد دین امرتسری کا شمار منکرینِ حدیث کی صفِ اول میں ہوتا ہے۔ پروفیسر سخاء اللہ اسلامیہ کالج پشاور میں ملازم تھے اور انھوں نے رشید وطواط پر تحقیقی مقالہ لکھ کر پی،ایچ،ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی۔ ان کی قبر پر جو لوح نصب ہے، اس پر یہ عبارت منقوش ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ڈاکٹر خواجہ سخاء اللہ مرحوم
ایم اے، پی، ایچ، ڈی (عربی)
تاریخ پیدائش: ۹ر جنوری ۱۹۰۶ء
تاریخ وفات: ۳۰ر مارچ ۱۹۷۹ء
انا للہ وانا الیہ راجعون

علمی کتاب خانہ لاہور کے بانی حاجی سردار احمد موضع کھرلہ کنگرہ نواح جالندھر کے رہنے والے تھے۔ ان کا شمار اعلیٰ درجہ کے خطاطوں میں ہوتا تھا۔ جالندھر میں حضرت امام ناصر الدینؒ کے مزار پر جو کتبے نصب ہیں، وہ ان ہی کے لکھے ہوئے ہیں۔ آزادی کے بعد موصوف لاہور چلے آئے اور یہاں

اُردو بازار میں علمی کتاب خانہ قائم کیا اور سیکڑوں کتابیں شائع کیں۔ اُن کی قبر، شاعر رومان اختر شیرانی کی قبر سے جانب جنوب اندازاً ڈیڑھ سو میٹر کے فاصلے پر لب سڑک ہے۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے:

یا اللہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا محمدؐ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرقد

حاجی سردار احمد

ولد حکیم میاں غلام محمد

علمی کتاب خانہ اردو بازار لاہور

تاریخ پیدائش ۱۹۰۵ء

تاریخ وفات ۱۳ ر نومبر ۱۹۸۵ء

بمطابق ۲۹ ر صفر المظفر ۱۴۰۶ھ بروز بدھ

معروف ادیب، شاعر، مترجم اور مؤرخ نشتر جالندھری، موضع میانوالی مولویاں نزد شاہکوٹ، تحصیل نکودر ضلع جالندھر میں ۲۰ ر ستمبر ۱۸۹۳ء کو پیدا ہوئے۔ نوجوانی میں انھوں نے مخزن، پھول، ادیب اور تہذیب نسواں میں مضامین چھپوانے شروع کیے اور جلد ہی ادبی حلقوں میں مشہور ہو گئے۔ انھوں نے کشف المحجوب اور دیوانِ حافظ کو اردو کا جامہ پہنایا۔

ان کی قبر لاہور کے سب سے بڑے قبرستان میانی صاحب میں حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کی قبر سے جانب جنوب اندازاً تیس میٹر کے فاصلے پر ہے۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ابونعیم عبدالحکیم خان نشتر جالندھری

تاریخ وفات: ۲۲ر جون ۱۹۷۵ء

۱۳۹۵ھ = ۱۹۷۵ء

ہاتھ اٹھا فاتحہ پڑھ تو بھی یہیں آئے گا

ارے او گورِ غریباں سے گزرنے والے

حسرتیں قبر سے لپٹی ہیں ذرا دیکھ کے چل

مرنے والوں کا یہی لے دے کے نشاں باقی ہے

(نشتر)

زمن بہ جرم تپیدن کنارہ می کردی

بیا بہ خاکِ من و آرمیدنم بنگر

(غالب)

خواجہ محمد شریف طوسی، صحافتی حلقوں میں ایم آر ٹی کے قلمی نام سے جانے پہچانے جاتے تھے۔ مرحوم مدتوں محکمہ تعلیم سے وابستہ رہے اور اس کے ساتھ ساتھ تحریکِ پاکستان کے حق میں مضامین لکھا کرتے تھے۔ انھیں قائداعظم محمد علی جناح کا قرب حاصل رہا اور انھوں نے ان کے بارے میں انگریزی زبان میں ایک کتاب بھی لکھی ہے۔ ان کے لائق و فائق فرزند خواجہ ہارون الرشید طوسی نے ان کی تمام تحریروں کو یکجا کر لیا ہے۔

خواجہ صاحب کی قبر میانی صاحب میں نیو ہاسٹل کے قریب قمر میرٹھی کی قبر سے جانبِ مشرق چند میٹر کے فاصلے پر ہے اور ان کے لوحِ مزار پر یہ عبارت کندہ ہے:

یا اللہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا محمدؐ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آخری آرام گاہ

خواجہ محمد شریف طوسی المعروف (بہ) ایم آر ٹی

ولد خواجہ عبدالرحمٰن طوسی

پولیٹیکل سکریٹری قائداعظم محمد علی جناح ۴۳-۱۹۴۲ء

بعمر ۸۳ سال

تاریخ پیدائش ۵ر جولائی ۱۹۰۰ء

تاریخ وفات ۲۸ر اپریل ۱۹۸۳ء

بمطابق ۱۵ر رجب ۱۴۰۳ھ بروز جمعرات

میانی صاحب کے اُس خطے میں جس میں علامہ محمد اقبال کے معالج حکیم محمد حسن قرشی اور ملک لعل خاں کی قبریں ہیں۔ اسی خطے کے وسط میں ایک چار دیواری کے اندر محمد طفیل مدیر نقوش محوِ خوابِ ابدی ہیں۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے:

ھوالحی القیوم

محمد طفیل

صاحبِ نقوش

تاریخ وفات

۲۷ر شوال المکرم ۱۴۰۶ھ

۵ر جولائی ۱۹۸۶ء

انا للہ وانا الیہ راجعون

محمد طفیل مرحوم کے پہلو میں جانب شرق اُن کے والد بزرگوار محو خواب ابدی ہیں۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے:

هو الحی القیوم

مرقد منور

میاں عمر الدین مرحوم و مغفور

تاریخ وفات یکم فروری ۱۹۴۳ء

انا للہ وانا الیہ راجعون

(کتبہ یوسف سدیدی)

میاں صاحب کے قدموں میں ان کی اہلیہ اور طفیل صاحب کی والدہ مکرمہ کی قبر ہے۔ اُن کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت درج ہے:

هو الحی القیوم

مرقد منور

محترمہ امام بی بی مرحومہ

اہلیہ میاں عمر الدین مرحوم

تاریخ وفات ۵ جولائی ۱۹۵۸ء

انا للہ وانا الیہ راجعون

(کتبہ یوسف سدیدی)

یہ دونوں کتبے حافظ محمد یوسف مرحوم کے لکھے ہوئے ہیں۔ حافظ صاحب کا شمار ائمۂ فن میں ہوتا ہے۔ خطِ نسخ میں انھیں ید طولیٰ حاصل تھا۔ ان کا انتقال گذشتہ سال ہوا۔ انھیں سعودی عرب میں کار کے حادثے میں شدید زخم آئے

جو ان کی موت کا سبب بنے۔

ڈاکٹر سلیم واحد سلیم، ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم کے قریبی عزیز اور بڑے بلند پایہ شاعر تھے۔ ان کی شاعری پر ایک طالبہ نے ڈاکٹر عبیداللہ خاں صاحب کی نگرانی میں بڑا اچھا مقالہ لکھا ہے۔ ایک روز مرحوم سر راہے مجھے مل گئے، کہنے لگے دیکھیے کتنا اچھا شعر ہو گیا ہے:

نغمے نہیں دلنشین گو مقام خطر ہے یہ
پتھر نہ مار دے کوئی تارِ رباب پر

سلیم واحد سلیم کی قبر شادماں کے قبرستان میں مولوی محمد شفیع، پرنسپل اورینٹل کالج لاہور کی قبر سے جانب جنوب اندازاً تیس میٹر کے فاصلے پر ہے۔ ان کے لوحِ مزار پر یہ عبارت کندہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ایک گوشہ نشین شاعر ادیب
ڈاکٹر خلیفہ سلیم واحد سلیم
ولد خلیفہ عبدالواحد
تاریخ پیدائش : اپریل ۱۹۲۱ء
تاریخ وفات : ۱۹ر فروری ۱۹۸۱ء
ابد کی لوح پہ لکھا گیا ہے نام ترا
دلوں سے محو نہ ہوگا کبھی مقام ترا
(کلام سلیم واحد سلیم)

میں آج مورخہ ۱۵ر ستمبر ۱۹۸۷ء کو بڑی مشکل سے ماڈل ٹاؤن لاہور کے قبرستان پہنچا۔ خیال تھا کہ فیض احمد فیض اور حفیظ جالندھری کی قبروں کے کتبے نقل کر کے واپس

قسط میں شامل کر لوں گا، لیکن وہاں جا کر دیکھا کہ ان کی قبروں پر کتبے نصب نہیں ہیں، حالانکہ فیض صاحب کی پختہ قبر تیار ہو چکی ہے لیکن کتبہ نہیں لگایا۔ مولوی محمد شفیع مرحوم کا کتبہ الواح الصنادید میں چھپ چکا ہے لیکن افسوس کے ساتھ یہ لکھ رہا ہوں کہ ان کا کتبہ کوئی شخص اکھاڑ کر لے گیا ہے۔ اس سے میرے مضمون کی قدر و قیمت بڑھ گئی ہے۔

جشن مفکر ملت کا انعقاد

۲۹ر دسمبر کو

ندوۃ المصنفین اور ماہنامہ برہان کے بانی، مسلم مجلس مشاورت اور مسلم پرسنل لا بورڈ کے سابق صدر مفکر ملت حضرت مفتی عتیق الرحمن عثمانی کی یادگار میں جریدۂ برہان کا خاص نمبر ادارۂ برہان نے شائع کیا ہے۔ اس کی رسم اجرا/ سمینار جشن مفکر ملت کے عنوان سے بتاریخ ۲۹ر دسمبر ۱۹۸۷ء بروز منگل بوقت ۴ بجے شام بمقام ایوان غالب ادا ہوگی۔ سمینار اور جشن مفکر ملت میں ملک کی مشہور ملی، سیاسی اور علمی شخصیتوں کے علاوہ اہم ممالک کے وزرا، سفرا، مفکر ملت کو سمینار اور جشن کے اجتماع میں خراج عقیدت پیش کریں گے۔ اس تقریب کی صدارت عالم اسلام کے مشہور دانشور، مورخ اور مفکر حضرت مولانا ابوالحسن علی میاں فرمائیں گے اور رسم اجرا کی ادائیگی آنریبل نائب صدر جمہوریہ ہند شنکر دیال شرما کے مبارک ہاتھوں سے انجام پذیر ہوگی۔

عمید الرحمن عثمانی

مینجر ندوۃ المصنفین و ماہنامہ برہان جامع مسجد دہلی